



**Aghaaz** Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: AIMS.2.494  
September 13, 2026

## تحقیقی مضمون

مشرق وسطیٰ سے علاقائی فوجی پسپائی سے عالمی عسکری محاذوں تک: ظلم و ناانصافی کے خاتمے اور امن و عدل کے قیام کا ناگزیر سفر۔

طاقت، تکبر اور ظلم کے مقابل دلیل، علم اور عدل کی اصولی بالادستی ہی قومی ترقی اور عالمی امن کی ضامن ہو سکتی ہے۔

ڈاکٹر طہ نذیر۔ محقق، مصنف، استاد۔

<https://tahanazir.com>

**Keywords:** Thomas Alva Edison, Thomas Edison Biography, Edison Biography, Thomas Edison in Urdu, Thomas Alva Edison Life

**Correspondence:** Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - [orcid.org/0000-0002-5308-6798](https://orcid.org/0000-0002-5308-6798) | <https://tahanazir.com>

**Conflict of interest:** Author accepts all potential conflict of interest.

**Funding:** The authors received no direct funding.

**Ethics approval:** No ethical approval needed for this work.

**Consent for publication:** Author is agreed to publish this article.



## 1. معاہدے اور اس کے ممکنہ مضمرات

### اتحاد، مواقع اور خطرات کا توازن

پاکستان - سعودی عرب ترویراتی باہمی دفاعی معاہدہ  
17 ستمبر 2025



”کسی ایک ملک کے خلاف جارحیت کو دونوں ممالک کے  
خلاف جارحیت تصور کیا جائے گا۔“

### اہم مقاصد

|                                  |                          |                               |                                   |
|----------------------------------|--------------------------|-------------------------------|-----------------------------------|
|                                  |                          |                               |                                   |
| مشترکہ دفاعی<br>ملاہمت میں اضافہ | عسکری تعاون<br>کی مضبوطی | دفاعی صنعت<br>اور سرمایہ کاری | دیرینہ اسٹریٹجک<br>تعلقات کا فروغ |

### ممکنہ فوائد

|   |                                          |
|---|------------------------------------------|
| ✓ | سعودی عرب کے ساتھ دفاعی تعلقات کی مضبوطی |
| ✓ | معاشی اور سرمایہ کاری کے مواقع           |
| ✓ | دفاعی صنعت اور تربیتی تعاون              |
| ✓ | علاقائی سیاسی وزن میں اضافہ              |

### ممکنہ خطرات

|   |                                         |
|---|-----------------------------------------|
| ⚠ | کسی تیسرے ملک کی جنگ میں شمولیت کا خطرہ |
| ⚠ | ایران کے ساتھ تعلقات میں کشیدگی         |
| ⚠ | دفاعی وسائل پر اضافی پوجھ               |
| ⚠ | داخلی سلامتی کے مسائل پر اثرات          |
| ⚠ | طویل المدت مالی و انسانی قیمت           |

اہم سوال: کیا پاکستان سعودی عرب کے دفاع تک محدود رہے گا  
یا کسی تیسرے ملک کے اندر فوجی کارروائی بھی اس معاہدے میں شامل ہے؟

ماخذ: پاکستان وزارت خارجہ، 17 ستمبر 2025 (سرکاری اعلامیہ)

بین الاقوامی سیاست میں دفاعی معاہدے محض دوستی کے اعلانات نہیں ہوتے؛ ان کے ساتھ قانونی ذمہ داریاں، عسکری خطرات، سفارتی نتائج اور طویل المدت قومی مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ ہماری تحقیق اور دستیاب سرکاری معلومات کی روشنی میں پاکستان کے لیے اصل سوال یہ نہیں کہ سعودی عرب اس کا کتنا قریبی اتحادی ہے، بلکہ یہ ہے کہ پاکستان پہلے سے موجود داخلی اور علاقائی سلامتی کے مسائل کے دوران کسی نئے بیرونی عسکری محاذ کا پوجھ کس حد تک برداشت کر سکتا ہے۔

پاکستان اور سعودی عرب نے 17 ستمبر 2025 کو ترویراتی باہمی دفاعی معاہدے پر دستخط کیے۔ وزارت خارجہ کے سرکاری مشترکہ اعلامیے کے مطابق اس معاہدے کا مقصد دونوں ممالک کے دفاعی تعاون کو مضبوط کرنا اور جارحیت کے خلاف مشترکہ دفاعی صلاحیت بڑھانا ہے۔ اس کی سب سے اہم شق یہ ہے کہ کسی ایک ملک کے وزارت [1] خلاف جارحیت کو دونوں ممالک کے خلاف جارحیت تصور کیا جائے گا۔ خارجہ نے 19 ستمبر 2025 کی سرکاری پریسنگ میں بھی اسی بنیادی اصول کی تصدیق [2] کی۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہی شق مستقبل کے لیے سب سے زیادہ سنجیدہ قانونی اور عسکری سوال پیدا کرتی ہے۔ ”جارحیت“ سے مراد صرف کسی ریاست کا براہ راست حملہ ہے یا کسی غیر ریاستی مسلح گروہ کا میزائل یا ڈرون حملہ بھی اس تعریف میں شامل ہوگا؟ کیا پاکستان کی ذمہ داری سعودی سرزمین کے دفاع تک محدود ہوگی یا کسی تیسرے ملک کے اندر فوجی کارروائی تک بھی جاسکتی ہے؟ دستیاب عوامی متن ان تمام عملی سوالات کا تفصیلی جواب نہیں دیتا۔ اس لیے معاہدے کی سیاسی اہمیت اپنی جگہ، لیکن اس کی عسکری حدود کی وضاحت قومی مفاد کے لیے ضروری ہے۔

اس سلسلے میں پاکستان کی اپنی پارلیمانی تاریخ ایک اہم رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ اپریل

2015 میں یمن کے بحران پر پارلیمان کا مشترکہ اجلاس ہوا۔ 10 اپریل کو متفقہ قرارداد میں پاکستان نے سعودی عرب کی علاقائی سالمیت اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے مکمل حمایت کا اظہار کیا، لیکن ساتھ ہی یمن کے تنازع میں غیر جانب دار رہنے اور سفارتی حل تلاش کرنے کی پالیسی اختیار کی۔ [3] ہماری دانست میں یہ فیصلہ آج بھی ایک سعودی عرب کا دفاع اور یمن کے اندر جنگ میں براہ راست شرکت دو الگ معاملات ہیں۔ نہایت اہم اصول قائم کرتا ہے

یہ فرق آج پہلے سے زیادہ اہم ہے۔ پاکستان خود بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں دہشت گردی اور شورش، افغانستان سے متعلق سرحدی مسائل، ایران کے ساتھ حساس مغربی سرحد، کشمیر کے دیرینہ تنازع، معاشی دباؤ اور شدید داخلی سیاسی تقسیم کا سامنا کر رہا ہے۔ ایسی صورت میں ایک نئی بیرونی عسکری ذمہ داری وسائل اور ذمہ داریوں کے عدم توازن کا باعث بن سکتی ہے۔ فوجی افرادی قوت، خفیہ معلومات کے وسائل، فضائی دفاع، رسد، مالی وسائل اور سیاسی توجہ لا محدود نہیں ہوتے۔

ہماری دانست میں داخلی سیاسی استحکام بھی قومی سلامتی کا بنیادی جزو ہے۔ کسی فوج کی پیشہ ورانہ قوت صرف اسلحے سے نہیں بلکہ آئینی حدود، ادارہ جاتی اعتماد اور عوامی تائید سے بھی مضبوط ہوتی ہے۔ سپریم کورٹ کے فیض آباد دھرنا مقدمے سے متعلق عدالتی ریکارڈ میں مسلح افواج کے آئینی حلف اور سیاسی سرگرمیوں سے اجتناب کی ذمہ داری کو واضح کیا گیا۔ عدالت نے متعلقہ حکام کو ایسے اہلکاروں کے خلاف کارروائی کی ہدایت دی جو سیاسی سرگرمی میں ملوث ہو کر اپنے [4] حلف کی خلاف ورزی کریں۔

اس تناظر میں میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی قومی سلامتی کے لیے سب سے مؤثر راستہ یہ ہے کہ فوج کو داخلی سیاسی تنازعات سے دور رکھتے ہوئے اس کی پیشہ ورانہ توجہ آئینی دفاع، سرحدی سلامتی اور دہشت گردی کے خلاف کارروائیوں پر مرکوز رکھی جائے۔ داخلی سیاسی اختلافات کا حل پارلیمنٹ، آئین، آزاد عدالتی نظام، انتخابات اور سیاسی مکالمے سے نکالنا چاہیے، نہ کہ طاقت کے غیر سیاسی اداروں کی توسیع سے۔

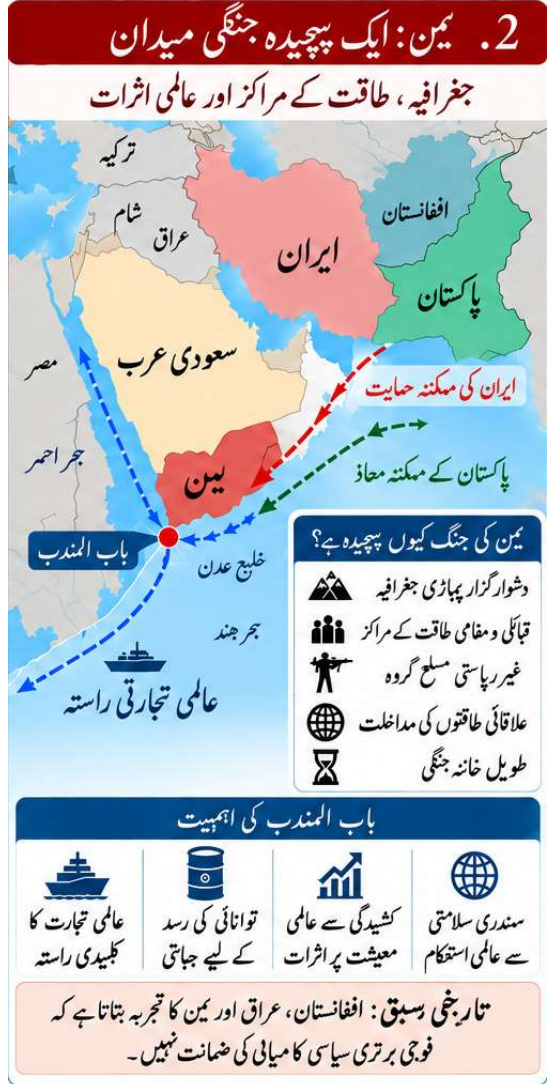
یمن کا معاملہ مزید پیچیدہ ہے۔ اس کا پہاڑی جغرافیہ، قبائلی نظام، طویل خانہ جنگی، مقامی مسلح گروہ اور علاقائی طاقتوں کی مداخلت اسے روایتی جنگ سے کہیں زیادہ مشکل بناتے ہیں۔ افغانستان، عراق اور یمن کا تجربہ بتاتا ہے کہ میدان جنگ میں تکنیکی برتری لازماً سیاسی کامیابی میں تبدیل نہیں ہوتی۔ جدید طیارے، میزائل اور نگرانی کے نظام کسی عسکری ہدف کو تباہ کر سکتے ہیں، مگر مقامی سیاسی محرومی، نظریاتی مزاحمت اور طویل گوریلا جنگ کو محض طاقت سے ختم کرنا کہیں زیادہ مشکل ہوتا ہے۔

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 2216، مورخہ 14 اپریل 2015، نے یمن میں تشدد روکنے، حوثیوں سے زیر قبضہ علاقوں سے انخلا، فوجی اداروں سے حاصل کردہ ہتھیار واپس کرنے اور اقوام متحدہ کی نگرانی میں سیاسی مذاکرات کی طرف واپس آنے کا مطالبہ کیا۔ قرارداد 14

ووٹوں سے منظور ہوئی، جبکہ روس نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ [5] یہ دستاویز بھی بالآخر فوجی تصادم کے ساتھ ایک جامع سیاسی عمل کی ضرورت کو نمایاں کرتی ہے۔

یمن کی جنگ کا دوسرا سبق انسانی قیمت ہے۔ تحقیقی مطالعات نے جنگ، صحت کے نظام کی تباہی، ہیضے کی وبا، نقل مکانی اور غذائی عدم تحفظ کے درمیان مضبوط تعلق دکھایا۔ میں شائع شدہ تجزیے نے 2016-2018 کی یمنی ہیضہ وبا کی غیر معمولی شدت کو دستاویزی Lancet Global Health اور ساتھیوں کے Camacho [6-10] ہے۔ [6-9] شکل دی، جبکہ دیگر مطالعات نے مسلح تنازع، وبائی بیماری اور انسانی نقل مکانی کے باہمی تعلق کی تصدیق کی۔

دستیاب معلومات کی روشنی میں ایران کو بھی اس مساوات سے خارج نہیں کیا جاسکتا۔ ایران پاکستان کا ہمسایہ ہے، جبکہ سعودی عرب ایک اہم دفاعی اور اقتصادی شراکت دار۔ لہذا یمن میں کسی وسیع عسکری مداخلت سے پاکستان کو ایسی علاقائی صف بندی کا حصہ بننے کا خطرہ ہو سکتا ہے جس کے اثرات بلوچستان، سرحدی سلامتی، توانائی، تجارت اور ایران کے ساتھ تعلقات تک پہنچیں۔



### 3. پاکستان: متعدد محاذوں کا دیاؤ

داخلی چیلنجز اور بیرونی ذمہ داریاں



#### دانش مندانہ راستہ

|                         |                            |                                |                                |
|-------------------------|----------------------------|--------------------------------|--------------------------------|
|                         |                            |                                |                                |
| سفارتی کوششیں اور ثالثی | محدود اور واضح دفاعی تعاون | پارلیمانی اختیار اور قومی مفاد | قومی استحکام اور علاقائی توازن |

”اصل سوال یہ نہیں کہ پاکستان کتنے محاذوں پر لڑ سکتا ہے، اصل سوال یہ ہے کہ پاکستان کو کون سا نیا محاذ کھولنے کی ضرورت نہیں“  
— طہ نذیر

میری دانست میں پاکستان کے لیے مناسب راستہ محتاط دفاعی تعاون ہے، نہ کہ غیر محدود بیرونی فوجی وابستگی۔ سعودی عرب کی سرزمین کے دفاع، میزائل و ڈرون سے تحفظ، بیٹنگی انتہائی نظام، خفیہ معلومات کے تبادلے، بحری سلامتی، تربیت اور دفاعی صلاحیت میں تعاون کیا جاسکتا ہے؛ لیکن یمن کے اندر کسی طویل زمینی جنگ میں شرکت بالکل مختلف فیصلہ ہوگا، جس کے لیے واضح آئینی و پارلیمانی اختیار، محدود امداد، واضح عملی حدود اور واپسی کی بیٹنگی حکمت عملی ضروری ہوگی۔

پاکستان—سعودی دفاعی معاہدے، 2015 کی پارلیمانی قرارداد، اقوام متحدہ کی قرارداد 2216 اور متعلقہ عدالتی فیصلوں کے مجموعی مطالعے سے ہماری تحقیق کا بنیادی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اتحادی ریاست کی علاقائی سالمیت کے دفاع اور کسی تیسرے ملک کی خانہ جنگی میں عملی فوجی مداخلت کو ایک نہیں سمجھا جاسکتا۔ یہی قانونی اور سیاسی امتیاز پاکستان کو کسی ممکنہ عرب—یمن تصادم میں برقرار رکھنا چاہیے۔

ریال، سرمایہ کاری یا وقتی معاشی سہولت یقیناً پاکستان کے لیے اہم ہو سکتی ہے، لیکن کسی جنگ کا فیصلہ صرف معاشی فائدے پر نہیں ہونا چاہیے۔ قومی سلامتی کا فیصلہ آئینی جواز، قومی مفاد، عسکری استعداد، معاشی پائیداری، علاقائی نتائج اور انسانی قیمت کے مجموعی تجزیے سے ہونا چاہیے۔ میں سمجھتا ہوں کہ طاقتور فوج وہ نہیں جو ہر جنگ میں داخل ہو سکے، بلکہ وہ ہے جو یہ فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو کہ کون سی جنگ قومی دفاع کے لیے ناگزیر ہے اور کون سی جنگ سے دور رہنا قومی دانش مندی ہے۔ پاکستان پہلے ہی داخلی خلفشار اور متعدد علاقائی سلامتی کے مسائل سے دوچار ہے۔ ایسے حالات میں ایک اور غیر محدود عالمی عسکری محاذ طاقت میں اضافے کے بجائے عسکری و قومی وسائل کے حد سے زیادہ پھیلاؤ کا سبب بن سکتا ہے۔ ظلم اور نا انصافی کا خاتمہ ضروری ہے، مگر ہر مسئلے کا آخری جواب جنگ نہیں۔ پائیدار امن وہاں پیدا ہوتا ہے جہاں عسکری قوت قانون کے تابع، سیاست آئین کے تابع، ریاستی ادارے اپنی حدود کے پابند اور خارجہ پالیسی قومی مفاد کے تابع ہو۔ اصل سوال یہ نہیں کہ پاکستان کتنے محاذوں پر لڑ سکتا ہے؛ اصل سوال یہ ہے کہ پاکستان کو کون سا نیا محاذ کھولنے کی ضرورت ہی نہیں۔

#### References

1. Ministry of Foreign Affairs, Government of Pakistan. Joint statement on the state visit of Prime Minister Muhammad Shehbaz Sharif to the Kingdom of Saudi Arabia: Strategic Mutual Defence Agreement. Islamabad; 17 Sep 2025.
2. Ministry of Foreign Affairs, Government of Pakistan. Transcript of weekly media briefing by the spokesperson. Islamabad; 19 Sep 2025.
3. National Assembly of Pakistan. Resolution on Yemen crisis, Joint Sitting of Majlis-e-Shoora (Parliament). Islamabad; 10 Apr 2015.
4. Supreme Court of Pakistan. Faizabad Dharna case and subsequent judicial record concerning constitutional obligations of members of the Armed Forces. Islamabad: Supreme Court of Pakistan.

5. United Nations Security Council. Resolution 2216 (2015), S/RES/2216. New York: United Nations; 14 Apr 2015.
6. Camacho A, Bouhenia M, Alyusfi R, et al. Cholera epidemic in Yemen, 2016–18: an analysis of surveillance data. *Lancet Glob Health*. 2018;6:e680-e690. doi:10.1016/S2214-109X(18)30230-4. PMID:29731398.
7. Dureab FA, Shibib K, Al-Yousufi R, Jahn A. Yemen: cholera outbreak and the ongoing armed conflict. *J Infect Dev Ctries*. 2018;12:397-403. doi:10.3855/jidc.10129. PMID:31865306.
8. Simpson RB, et al. Dynamic mapping of cholera outbreak during the Yemeni Civil War, 2016–2019. *J Public Health Policy*. 2022;43:185-202. doi:10.1057/s41271-022-00345-x. PMID:35614203.
9. Blackburn CC, Lenze PE Jr, Casey RP. Conflict and cholera: Yemen's man-made public health crisis. *Health Secur*. 2020;18:125-131. doi:10.1089/hs.2019.0113. PMID:32324073.
10. Paz S. The cholera epidemic in Yemen—How did it start? *Environ Res*. 2019;176:108571. doi:10.1016/j.envres.2019.108571. PMID:31288197.

#### (Editorial Statement) ادارتی بیان

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

#### (Preprint Notice) پری پرنٹ نوٹس

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زیئود، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اثباتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

#### (Disclaimer) پری پرنٹ نوٹس

یہ اثباتی جانکاری کچھ نہ۔ مقالہ عمومی علمی مباحثہ کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed. License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).